ہو الکل یا معین

دُورکا سلام

یعنی

سرورِ کائنات حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں

ایک ہندوستانی اُمتی کا سلام

نوشتہ

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہ العالی

کارکن حلقہ مشائخ بک ڈپو دہلی نے

رجب ۱۳۴۳ھ مطابق فروری ۱۹۲۵ء میں دوسری بار چھپوا کر شائع کیا

مطبع عکسی فن فائن آرٹ پرنٹرز دہلی

بارِ دوم

قیمت ۱ر

ہوالکل

یامعین

لو دور کا سلام

رنجور کا سلام۔ مہجور کا سلام۔ او دور رہنے والے! لے دور کا سلام اپنے عشق کو اُٹھا لے لو۔ میں زمین، آسمان، سمندر۔ پہاڑ بننا چاہتا ہوں۔ آدمی نہیں بنتا۔ مجھ سے یہ امانت نہیں سنبھالی جاتی۔ یہ بھی اُلفت کا کوئی دستور ہے۔ یہاں تو جان پر بنتی ہے۔ اور کمبخت بیتاب دل زبان کو چھیڑ چھیڑ کر کچھ کہواتا ہے۔ اندر کی بپتا باہر لاتا ہے اور تمہارے مولوی دربان اُس کو فتوے کے ڈنڈے سے مارنے کو دوڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں، خبردار! ایسی جناب میں گستاخ ہوتا ہے، مُنہ مسل دینگے۔ سر کچل دینگے۔ ع

با خدا مستی کُن و با مصطفےٰ ہُشیار باش

ہوشیار تو جب ہوں کہ تم ہوش میرے قابو میں رہنے دو۔ ادب کا لحاظ تو اُس وقت کروں کہ عقل اور آداب کو مجھ تک آنے دو۔ دل لیا۔ چھُپ گئے، عقل چھینی، دیوانہ بنایا اور بے خبر ہو گئے، میں تڑپتا پھرتا ہوں، پھڑکتا رہ جاتا ہوں۔ نہ دل واپس ملتا ہے، نہ عقل و ہوش کی رسید

دی جاتی ہے۔

اچھا حضور میں ادب کروں گا۔ اُفوہ۔ اُف! اپنے اس دل کو مسوسوں گا۔ کچھ نہ کہوں گا۔ کچھ نہ بولوں گا۔ آپ کہکر خطاب کروں گا۔ میرے دل کی جلن مولویوں کو دے دیجیئے۔ اپنے ان لٹھ مار دربانوں کو نوازیئے۔ دیکھوں گا کیونکر آتش عشق پر بھُنتے ہیں، اور کیونکر اسکی بُو نہیں پھیلتی۔ امتحان کروں گا۔ محبت کے کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے، اور اس کے مزے میں چُپ پڑے رہیں گے۔

داتا جی! یقین مانو۔ بلبلا اُٹھیں گے۔ گریبان پھاڑ ڈالیں گے اور کہیں گے پھر جلا۔ پھر کانٹوں میں گھسیٹ۔ اور تیر مار۔ اور رچرکہ دے۔ اس میں تو خوب مزہ ہے۔ یہ تو عجیب چیز ہے۔ یہ کہتے کہتے گستاخانہ جملے زبان پر لائیں گے۔ آپ کی نوازش پر گھمنڈ کریں گے۔ دامن پکڑ کر اپنی طرف کھینچیں گے، آپ ادب ادب فرمائیں گے۔ تو یہ بے ادبانہ تازے دامنوں کو پھر جنبش دیں گے۔ کیونکہ محبت میں صبر نہیں ہے۔ وہ بہت ترقی کرنے والی حرص ہے۔ وہ خالی حرفوں کی طمع ہے۔ مگر جذبات سے بھرپور ہے۔ جذبات کی طُغیانی انسان کو بے عقل کر دیتی ہے دیوانہ بنا دیتی ہے۔

سرکار! ذرا ٹھہریئے۔ محبت اور میرے دل کو واپس نہ فرمایئے۔ پھر غور کرلوں، شاید میں اس کو اُٹھا سکوں۔ کم سمجھتے۔ آسمان، زمین، پہاڑ، سمندر کی ہم جنسی سے شرم

آتی ہے۔ میں آدمی ہی رہنا چاہتا ہوں، مجھے دربان مولویوں سے پٹنا منظور ہے، میں اُن کے قدموں پر سر رکھوں گا آخر تو میرے آقا کے دروازے والے ہیں۔ لیلےٰ کے گھر کا کُتا بھی عزیز ہوتا ہے۔ اور یہ تو تاجدارانِ شریعت ہیں۔ آپ کے الفاظ کے موتمن ہیں۔

لیجیے! میں عہد کرتا ہوں، اب جی کو سنبھالوں گا۔ بے ادبی کا کوئی فقرہ زبان پر نہ لاؤں گا۔ بہت مہربانی ہوگی بہت نوازش ہوگی، اس دل کو وہیں کہیں کونے میں پڑا رہنے دیجیے اور خدارا مولویوں کو اپنا آزار نہ دیجیئے گا۔ ان کو بہت کام کرنے ہیں، ان کے حق میں یہی بہتر ہے کہ اس درد سے ناآشنا ہی رکھے جائیں۔

نبود نصیبِ دشمن کہ شود ہلاکِ تیغت
سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

جوشِ رقابت کے سبب نہیں، میں واقعی عرض کرتا ہوں ان کو اس دُکھ کی ذرا بھی فرصت نہیں ہے، کامی آدمیوں کو نکما نہ بنائیے ہم بلا کشانِ سر فدا۔ کیا تھوڑے ہیں، جو ان غریب ہستیوں کو تکلیف دی جائے۔

کیوں مولےٰ! عرض قبول ہوئی؟ شروع میں جو گستاخی ہوگئی تھی، اور دل واپس مانگا تھا، اُس سے معافی ملی، یا نہیں، آپ تو رحمت والے ہیں، آپ تو مروّت والے ہیں، آپ تو خفا نہیں ہوا کرتے، آپ تو بُرا نہیں مانا کرتے۔

آپ تو خُلقِ عظیم ہیں۔ دیکھیے دیکھیے، ادھر دیکھیے۔ مجھ دور و مستور کا سلام لیجیے۔ اور سلام کی غرض سُنیے کہ ع

سلام عشقبازاں بے غرض نیست

جھومتی کھجوروں میں آیا ہوں چُپ پہاڑوں میں بولتا دل لایا ہوں، ینبوع و دمشق اور مکہ کے معروف راستوں سے الگ ایک راستہ نکالا ہے، آ تو گیا پر اب بھی دور ہوں۔ یا آپ دور معلوم ہوتے ہیں، رنگین تصویر دور سے بھلی لگا کرتی ہے۔ دور ہی سہی۔ لو دور کا سلام۔

ایک بدقسمت قوم کہلاتا ہوں، مگر اُمّتِ مرحوم ہونے کے فخر سے دل کو سمجھاتا ہوں، ہندوستان کے پردیس میں رہتا ہوں، مگر آپ کی حُب کا وطن دل میں پاتا ہوں۔ اُمّتی، اُمّتی فرمایئے۔ جب پُکاروں لو دور کا سلام۔ تو آپ فرمائیں :-

"آ۔ دور کے سلام آ۔ مہجور کے سلام آ۔ میں تجھ کو قبول کرتا ہوں اور وعلیک السّلام کہتا ہوں"

جہاں پناہ! بھولیے گا نہیں، بہت غریب ہوں + بہت لاچار ہوں، نہ آپ کے در تک آسکتا ہوں، نہ دل کی دبی آگ دکھانے کی طاقت ہے، آپ ہی کا کہلاتا ہوں میرا آسرا آپ ہی ہیں، میری آبرو آپ ہی کے بلند اور عزت والے نام سے ہے۔ دولت والے۔ علم و ہُنر والے خدمتگزار اور لائق بچے ماں باپ کے عزیز ہوتے ہیں۔ وہ سپوت کہلاتے ہیں، مگر نا لائق کپوت بھی آغوشِ شفقت

و رحمت سے محروم نہیں رہتے۔

مجکو اقرار ہے کہ آپ کی کپوت اولاد سے بھی گیا گزرا ہوں، نہ دولت ہے، نہ علم و ہنر ہے، نہ کوئی خدمت بن پڑتی ہے، نہ فدا کاری و جاں نثاری ہوسکتی ہے۔ کس مُنہ سے کہوں اُمتِ شہ لولاک ہوں، بڑی بات ہے، اور مُنہ جھوٹا ہے۔ اب تو آپ کی نظر کرم پر لاج کا بیڑا اٹکا ہے۔ اب تو آپ ہی کی نگاہِ مہر پر آس لگی ہے۔ دُنیا ہے تو آپ کے سہارے، دین ہے تو آپ کے سہارے۔

ایسا نہ ہو یہ دوری آپ کے دل سے بھی مجھ کو دور کردے دیکھئے، میرا سب کچھ لُٹ گیا ہے۔ میں بیابانِ غربت میں لُٹا۔ اور مایوس بیٹھا ہوں۔ آپ کے ہاں سے بھی دُوری ہوگئی تو پھر میرا دونوں جہان میں کہیں ٹھکانا نہیں رہے گا۔

قیامت قریب آگئی، حساب کا وقت سر پر پہنچ گیا۔ نامۂ اعمال گُناہوں سے کالے ہیں، جی سہم رہا ہے، کس مُنہ سے خدا کے سامنے جاؤں گا، اور آپ کی اُمت ہونا زبان پر لاؤں گا۔

آپ نے تو یہ فرمایا تھا، کہ ایسے کام نہ کرنا جو حشر کے دن مجھ کو خدا سے دوسرے نبیوں کے سامنے شرمندگی و ندامت ہو۔ ہائے میں نے تو وہی کام کیئے جن سے منع کیا تھا۔ اب کیا ہوگا، یہ کالا مُنہ آپ کے روبرو کیونکر لاسکوں گا۔

لِللہ۔ بتانا۔ مجھپر پھٹکار تو نہ پڑے گی، خدارا کہنا مجکو ٹھکرایا

تو نہ جائے گا؟ کیا دھکّے دیدیئے جائیں گے؟ میں آپ کا ہو کر کہاں جاؤں گا؟ میں آپ کا کہلا کر کس کے دامن تلے پناہ لوں گا، میرے تو تم ہو۔ جیسا ہوں میری لاج اور شرم تو تمہارے ہاتھ ہے اُمتی، اُمتی کہو گے یا نہیں؟

کلیجا کانپا جاتا ہے۔ خبر نہیں آپ کیا فرمائیں گے، ہائے میں نے بڑی غفلت کی۔ افسوس۔ میں نے عمر برباد کردی، اور اپنے سیّد کو یہ مُنہ دِکھلانے آیا +

دیکھو۔ میرا کوئی نہیں ہے، اپنے کمبل کا دامن میرے عیبوں پر ڈال دینا۔ دیکھو، میری نالائقی کا پردہ ڈھک لینا۔ تم میرے میں تمہارا۔ کس کے آگے رکھوں سر۔ اپنے یارِ غار صدّیق رضؓ ذیوقار کی خاطر معاف کردینا۔ عادلِ کامل عمر فاروق رضؓ کی خدمات کے طفیل مجھ نکمّے کا ہاتھ پکڑ لینا۔ صابر و غنی نیکی کے دھنی عثمان رضؓ کے صدقے میں اپنا کہہ دینا۔ بھائی اور وصی سیّدِ خطا پوش علیؓ مرتضےٰ کے وسیلے سے قصوروں کو چھپا لینا اپنی مقبول و ملول بیٹی فاطمۂ زھراؑ کا واسطہ۔ اپنی حمیرا عائشہ صدّیقہ رضؓ کا واسطہ۔ اپنے گیسو دراز پیاروں حسنؑ و حسینؑ کا واسطہ۔ مجھپر مہر و کرم کی آنکھیں رکھنا +

نہیں، میں ایک اور وسیلہ لاتا ہوں، ایک اور ذریعہ ہاتھ آیا ہے اور وہ آپکی غریب پروری ہے، بیکس نوازی ہے، مسکین پرور دل کے صدقے میں جو آپکے سینۂ پاک میں ہے، اس دار و گیر کے میدان میں ھٰذا اُمتی اُمتی کہکر گود میں اُٹھا لینا۔ سیاہ اعمالناموں پر

ہاتھ رکھ دینے کی وہ ناز کی شفاعت، وہ انداز کی شفاعت۔ وہ پایۂ عرش کے سامنے سجدۂ طویل کی شفاعت۔ جبتک نہوگی میرا انجام درست نہوگا میری سیاہ کاریاں درست نہ ہونگی+

سلام ہے ہندی گنہگاروں کا۔ آپ کے صادق طلبگاروں کا۔ جن میں ناتوان ہیں جوان پُرارمان ہیں، بچے نادان ہیں، عورتیں ہیں، مرد ہیں، آپ کے کلمے کے اسیر ہیں، دُنیا کی بپتا سے دلگیر ہیں۔ سمندروں، کوہستانوں، بیابانوں کے ہزاروں پردوں سے رُکے ہوئے آپ کے در کے ہندی فقیر ہیں۔

سلام لو مکّہ کے شہریار۔ سلام لو مدینے کے شہسوار۔ سلام لو عرب و عجم اور ساری دُنیا کے رکھوالے۔ سلام لو کائنات موجود و معدوم کے خلاصہ کہلانے والے۔ سلام اے بابا۔ سلام اے مولا سلام اے سرورؐ۔ سلام اے ہادیؐ۔ سلام اے سلام۔ اے سلیم۔ اے سالم اور اے سلامتی بخش۔ اب تیری دستگیری ہو، دُنیا میں تیرے نام پر جئیں، عقبیٰ میں تیرے نام پر اُٹھائے جائیں۔ تیری برکت سہارا دے تو اطاعتِ قرآن و اطاعتِ حدیث و اطاعت الارواح نصیب ہو، روٹی سے پیٹ بھرے کپڑے سے تن ڈھکے، اولادِ صالح سے گود بھرے۔ عزت سے دل شاد بنے۔ دُشمن مٹیں، یار بڑھیں، جھنڈا تیرا اونچا چڑھے، اسکو اُٹھا کر جوش میں آکر نعرہ لگا کر تجھ کو پکاریں، اور تیرے خُدا کو، اپنے خُدا کو، سب کے خدا کو اچھے خُدا کو، زندہ خُدا کو، ایک خُدا کو، ایک خُدا کو۔ اور دھوم مچے وحدتِ رب کی۔ زندہ رہے اسلام ہمارا۔ اسلام ہمارا+

حسن نظامی